قندوز میں معصوم حفاظ قرآن کی شہادتوں کا الم ناک سانحہ

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم!

گزشتہ دنوں افغانستان کے صوبہ قندوز کے شہر ''دَشتِ اَرچی'' میں مدرسہ ہاشمیہ العمریہ میں تکمیل حفظ قرآن اور تقسیم اسناد وانعامات کی ایک بہت بڑی تقریب پر بمبار طیاروں نے بمباری کر کے ایک اندازے کے مطابق 150 اور بعض غیر مصدقہ اطلاعات کے مطابق 400 کے قریب مہمانان رسول علماء وطلبہ اور عام لوگوں کو شہید کر دیا، جب کہ سینکڑوں کی تعداد میں زخمی ہوئے۔ شہید ہونے والوں میں ایسے معصوم بچے بھی تھے جو شاید ابھی جنگ کے معنیٰ ومفہوم سے بھی ناآشنا ہوں۔

افغانستان سے اکثر ایسی اطلاعات موصول ہوتی رہتی ہیں کہ کبھی شادی کی تقریب پر اور کبھی کسی دوسرے عوامی اجتماع پر امریکی طیاروں نے بم باری کر کے درجنوں افراد کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ ایسا پہلی مرتبہ ہوا کہ کھلے میدان میں منعقد ہونے والی ایک دینی تقریب کو جس میں اکثریت معصوم ونوخیز طلبہ کی تھی جنہوں نے قرآن مجید کے نور کو اپنے سینوں میں اتارا تھا، اور اُس روز وہ دمکتے چہروں اور خوشگوار امنگوں کے ساتھ تقریب میں موجود تھے کہ اچانک افغان طیاروں نے بم باری کر کے سینکڑوں نہتے طلبہ کو شہید کر دیا۔ ایک ایسا سانحہ رونما ہوا جس نے دیکھنے سننے والوں کو صدمے کی شدت سے گنگ کر کے رکھ دیا ہے۔ بتایا گیا ہے کہ یہ حملہ امریکا کی غلط انٹیلی جنس اطلاعات پر کیا گیا، اور ڈھٹائی یہ ہے کہ آج تک افغان حکومت نے اس دانستہ سانحے پر ندامت وخفت کا اظہار نہیں کیا۔ اقوام متحدہ نے اشک شوئی کے لیے تحقیقات کا آغاز کر دیا ہے، لیکن اس کی تحقیقات کے نتائج کیا ہوں گے؟ سرِ دست کچھ نہیں کہا جا سکتا۔

اس اَلم ناک سانحے نے دور نبوت کے ایسے ہی دو سانحات ذات الرجیع اور بیر معونہ کا واقعہ یاد دلا دیا۔ ان دونوں واقعات میں بھی دور نبوت کے بہترین قراء، حفاظ، دین کے عالم، سادات واخیار صحابہ شہید ہوئے تھے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان دونوں واقعات سے انتا رنج پہنچا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس قدر غمگین ودلفگار ہوئے تھے کہ جن قبیلوں نے ان صحابہ کے قتل میں حصہ لیا تھا ان پر ایک مہینے تک بددعا فرمائی تھی۔

قندوز کے اس سانحے کے درد، سفاکی، ظلم ودرندگی اور کھلی دہشت گردی نے پورے عالم اسلام کو جھنجھوڑ کر رکھ

دیا ہے۔ دین سے محبت رکھنے والے اہل اسلام نے اپنے دلوں میں اس کا درد محسوس کیا۔ بلاشبہ یہ المناک سانحہ تھا جو قندوز میں رونما ہوا۔

بتایا گیا ہے کہ دشت ارچی کے مذکورہ مدرسے کی انتظامیہ نے اپنے اس پروگرام کی نہ صرف بڑے پیمانے پر تشہیر کی تھی بلکہ مقامی سرکاری انتظامیہ سے اس کی باقاعدہ اجازت بھی لی گئی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ اس خالص دینی اجتماع میں عوام کا جم غفیر شریک تھا۔ چناں چہ یہ ممکن نہیں تھا کہ یہاں طالبان جنگ جوؤں کا اجلاس ہو رہا ہو یا وہ کسی درجے میں یہاں شریک ہوں، پھر ان معصوم طلبہ کا کیا قصور ہوسکتا ہے سوائے اس کے کہ ان کے سینوں میں قرآن مجید کا نور تھا، وہ حافظ قرآن بن گئے تھے۔ اس مدرسہ سے درجنوں طلبہ نے دینی تعلیم کی تکمیل بھی کی تھی۔ اس لیے بجا طور پر کہا جاسکتا ہے کہ یہ محض افراد پر نہیں دینی تعلیم پر خوفناک حملہ تھا۔ ہمیں معلوم تاریخ میں کہیں نہیں ملا کہ کسی جارح قوت نے مدرسہ یا اسکول کے نہتے اور معصوم طلبہ پر حملہ کر کے ننھی منی جانوں کو موت کے گھاٹ اتارا ہو اور تعلیم گاہوں کو قصداً نشانہ بنایا ہو۔ یہ جدید مغربی تہذیب کا تحفہ ہے کہ اس نے ایسے شقی القلب افراد پیدا کیے جو معصوم انسانی جانوں کو کیڑوں مکوڑوں سے بھی زیادہ حقیر سمجھتے ہیں۔ عراق، شام، افغانستان، روہنگیا، اور دیگر مسلم ممالک اور خطوں میں جارح قوتوں نے تمام جنگی اخلاقیات کو بالائے طاق رکھ کر اپنی درندگی کا ثبوت بہم پہنچایا ہے۔ بچوں، بوڑھوں اور خواتین کو نشانہ بنانے میں کبھی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کی۔ ہنستی بستی پرامن آبادیاں ملیامیٹ کی گئیں، مساجد و مدارس اور اسپتال تک جارح قوتوں کی بم باریوں سے محفوظ نہیں رہے۔

قرآن وحدیث کے معصوم طلبہ پر بم برسا کر ان کے چیتھڑے اڑا دینے سے دینی تعلیم کو ختم نہیں کیا جاسکتا۔ نہ ہی لوگوں کو خوفزدہ کیا جاسکتا ہے کہ وہ اپنے بچوں کو دینی مدارس میں بھیجنا بند کردیں۔ پاکستان کی صورت حال سب کے سامنے ہے، الحمدللہ!...... تمام تر مخالفانہ پراپیگنڈے، علماء پر سختیوں اور مدارس پر بے جا و ناروا پابندیوں کے باوجود ہر سال طلبہ کی تعداد بڑھ رہی ہے۔ عالم کفر کا مخالفانہ پراپیگنڈا بجائے اثر انداز ہونے کے الٹا عوام کو عزم وحوصلہ اور ہمت بخشتا ہے کہ وہ اپنے بچوں کو حافظ قرآن بنائیں اور دینی تعلیم سے آشنا کرائیں۔ ان شاء اللہ قندوز کے معصوم حفاظ شہداء کا خون رائیگاں نہیں جائے گا بلکہ ہر گھر سے حفاظ تیار ہونے میں مدد دے گا۔

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے صدر حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہم، نائب صدور شیخ الحدیث حضرت مولانا انوارالحق مدظلہم، حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی مدظلہم، ناظم اعلیٰ وفاق المدارس حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری مدظلہم نے اس واقعے کی شدید الفاظ میں مذمت کی، انہوں نے اپنے مشترکہ بیان میں بجا طور پر فرمایا کہ قندوز مدرسے پر حملہ دنیا کے امن اور تعلیم پر حملہ ہے۔ تکمیل قرآن کی بابرکت تقریب پر بارود کی بارش